سیاحتی مقامات پر تبلیغ اسلام کا نادر موقع

پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات ہیں اور یہ دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے۔ جہاں سارے قدرتی موسم پائے جاتے ہیں اور لوگ ان سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ گرمی ہو کہ سردی' خزاں ہو کہ بہار ہر موسم کی اپنی ہی کشش ہے۔ سرزمین وطن جو پہاڑی' میدانی اور ریگستان پر مشتمل ہے' اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ برف پوش پہاڑوں کا ایک طویل سلسلہ جہاں دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی K-2 بھی موجود ہے۔ سرسبز و شاداب جنگلات' شور مچاتے دریا' بل کھاتی ندیاں' ابلتے چشمے' حسین اور دلکش وادیاں' وطن عزیز کا حسن ہیں۔ پھلوں سے لدے باغ اور رنگ برنگے اور مہکتے پھولوں کی ایک بہار لوگوں کو ہمیشہ دعوت نظارہ دیتی ہیں۔ خاص کر موسم گرما میں صحت افزا یہ مقامات سیاحوں کا مرکز بن جاتے ہیں ۔ یہاں نہ صرف اندرون ملک سے لاتعداد لوگ تفریح کی غرض سے آتے ہیں بلکہ دنیا جہاں سے بے شمار لوگ سیاحت کے لئے بھی آتے ہیں اور ان حسین مناظر کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے علاقہ گلیات مری' ایوبیہ' توحید آباد' نتھیا گلی' کاغان' ناران' سکردو' گلگت' وادی سوات اور چترال بطور خاص شامل ہیں۔ ان مقامات پر قدرتی مناظر کے ساتھ حکومت نے بھی تفریحی مواقع فراہم کئے ہیں۔

یہ خوبصورت علاقے اب محض تفریحی مقامات نہیں رہے۔ بلکہ گذشتہ کئی سالوں سے مختلف غیر سرکاری تنظیموں کی ضد میں ہیں جو اپنے اپنے انداز سے یہاں کام کر رہے ہیں اور اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں دن رات کوشاں ہیں۔ ان میں خاص کر عیسائی مشینری بڑی تیزی سے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے نہایت اہم مقامات پر اپنے مراکز بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں سے دن رات عیسائیت کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ مختلف وفود ٹریننگ کے نام پر اس مشن کی تکمیل کے لئے یہاں آتے ہیں اور اہم مقامات پر اپنا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ ان کی کوشش اور محنت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ بے حد قیمتی کتابیں نہایت ارزاں نرخوں پر دستیاب ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی این جی اوز بھی ہیں جو لوگوں کو دین سے بے گانہ کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ بے حجابی کو فروغ دینے' مخلوط زندگی گزارنے اور تفریح کو محض ہوس پرستی تک محدود کر دیتے ہیں اور فحش لٹریچر عام دستیاب ہوتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مقامات کو محض تفریحی مقامات تک محدود نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ پر فضا مقامات اسلامی اخلاق واقدار کا مرکز بن جائیں۔ یہاں آنے والا قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ قلبی سکون اور روحانی تسکین حاصل کر کے جائے۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ان جگہوں پر اسلامی تشخص کو اجاگر کرے۔ خوبصورت مساجد' اسلامی مراکز قائم کرے اور اسلامی تعلیمات' اخلاقیات' معاملات پر مبنی لٹریچر مفت تقسیم کرے اور بہترین سکالرز کا تعاون حاصل کرے اور مختلف جگہوں پر ان کے لیکچرز ہوں تاکہ لوگ یہاں سے مستفید ہو کر جائیں۔

بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے اور حکومت اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی مرتکب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں دین کے خلاف کام جاری ہے۔ ہم یہاں دینی جماعتوں کو بھی بری ذمہ قرار نہیں دیتے۔ ان کی غفلت اور فرائض میں کوتاہی سے یہ مقامات آج بے دین لوگوں کے قبضے میں ہیں۔ یہ کام بہت پہلے ہونا چاہئے تھا اور فقہی تعصب سے بالاتر ہو کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دین کا کام کرنا چاہئے تھا اور ان مقامات کو تبلیغ اسلام کا مرکز بنانا چاہئے تھا لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ گروہی اور فقہی اختلافات نے ہمارے درمیان ایسی دوریاں پیدا کر دی ہیں کہ ہم آج کسی بھی مسلک کو برداشت نہیں کرتے۔ اگر کوئی اصلاح احوال کی کوشش کرتا ہے تو محض اس لئے اس کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ دوسرے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کام کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس میں کامیابی حاصل نہ ہو۔

بحمد للہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ کئی سال سے یہ فریضہ باحسن طریق سے سرانجام دے رہا ہے۔ گرمیوں کی تعطیلات میں علاقہ گلیات کو تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنایا جاتا ہے اور توحید آباد میں مرکزی تربیتی کیمپ لگایا جاتا ہے۔ رئیس الجامعہ میاں نعیم

الرحمٰن کی زیر نگرانی اس کیمپ میں اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے ہیں۔ جو دن رات دعوتی' اصلاحی' تبلیغی و تعلیمی کام سر انجام دیتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کا پیغام گھر گھر پہنچانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ علاقے بھر کی مسجدوں میں دروس کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے اور اہم مقامات پر کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں توحید آباد' بالاکوٹ کالاباغ' ایبٹ آباد شامل ہیں اور اہم سیاحتی مراکز پر تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اور انفرادی دعوت دی جاتی ہے اور باہمی ملاقات میں تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے اور عام لوگوں کو اسلام کی حقانیت اور اس کے سنہری اصولوں سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ لوگوں میں بات سننے اور صحیح بات کو قبول کرنے کا جذبہ موجود ہے۔

اس پروگرام میں وسعت کی اشد ضرورت ہے اور خاص کر اصلاح احوال' تزکیہ نفس' مشیت الٰہی' عبادات اور قلبی سکون پر مبنی تقاریر' کیسٹیں اگر دستیاب ہوں تو ان مقامات پر تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں اخلاقیات' عبادات' معاملات وغیرہ کے موضوع پر لٹریچر کی بھی اشد ضرورت ہے۔

امسال جامعہ سلفیہ 2 جولائی سے 20 جولائی تک تربیتی کیمپ لگا رہا ہے۔ جس میں مختلف پروگرام مرتب کئے گئے ہیں اور ہمیشہ کی طرح امسال مرکزی کانفرنسیں توحید آباد' بالاکوٹ اور ایبٹ آباد میں منعقد ہوں گی۔ جن کی تفصیل الگ سے دی جارہی ہے۔ دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور اخلاص نیت سے مزید کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ابوالکلام آزاد کا پیغام

عزیزو! تبدیلیوں کے ساتھ یہ نہ کہو کہ ہم اس تغیر کے لئے تیار نہ تھے بلکہ اب تیار ہو جاؤ۔ ستارے ٹوٹ گئے لیکن چاند تو چمک رہا ہے اس سے کرنیں مانگ لو اور ان اندھیری راہوں میں بچھا دو' جہاں اجالے کی سخت ضرورت ہے۔

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم حاکمانہ اقتدار کے مدرسے سے وفاداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرو اور کاسہ لیسی کی وہی زندگی اختیار کرو' جو غیر ملکی حاکموں کے عہد میں تمہارا شعار رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو اجلے نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آرہے ہیں' وہ تمہارا ہی قافلہ تھا' انہیں بھلاؤ نہیں' انہیں چھوڑو نہیں' ان کے وارث بن کر رہو' اور سمجھ لو کہ اگر تم بھاگنے کے لئے تیار نہیں' تو پھر تمہیں کوئی طاقت بھگا نہیں سکتی۔ آؤ عہد کرو کہ یہ ملک ہمارا ہے' ہم اس کے لئے ہیں اور اس کی تقدیر کے بنیادی فیصلے ہماری آواز کے بغیر ادھورے ہی رہیں گے۔

آج زلزلوں سے ڈرتے ہو' کبھی تم خود اک زلزلہ تھے۔ آج اندھیروں سے کانپتے ہو' کیا یاد نہیں کہ تمہارا وجود ایک اجالا تھا' یہ بادلوں نے میلا پانی برسایا ہے تم نے بھیگ جانے کے خدشے سے اپنے پائنچے چڑھا لئے ہیں۔ حالانکہ حملہ وہ تمہارے ہی اسلاف تھے' جو سمندروں میں اتر گئے' پہاڑوں کی چھاتیوں کو روند ڈالا' بجلیاں آئیں' تو ان پر مسکرا دیئے۔ بادل گرجے' تو قہقہوں سے جواب دیا۔ صرصرا اٹھی تو اس کا رخ پھیر دیا۔ آندھیاں آئیں' تو ان سے کہا کہ تمہارا راستہ یہ نہیں ہے۔ یہ ایمان کی جان کنی ہے کہ شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والے' آج خود اپنے گریبانوں سے کھیلنے لگے' اور خدا سے اس درجہ غافل ہو گئے کہ جیسے اس پر کبھی ایمان ہی نہیں تھا۔

عزیزو! میرے پاس تمہارے لئے کوئی نیا نسخہ نہیں ہے۔ وہی پرانا نسخہ ہے' جو بر سوں پہلے کا ہے۔ وہ نسخہ جس کو کائنات انسانی کا سب سے بڑا محسن لایا تھا۔ وہ نسخہ ہے قرآن کا' یہ اعلان کہ لا تھنوا لا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔

آج کی محبت ختم ہو گئی۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا' وہ اختصار کے ساتھ کہہ چکا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں۔ اپنے حواس پر قابو رکھو' اپنے گرد و پیش اپنی زندگی خود فراہم کرو۔ یہ منڈی کی چیز نہیں کہ تمہیں خرید کر لادوں۔ یہ تو دل کی دکان ہی میں سے